RAHAT-UL-QULOOB
Bi-Annual, Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN: (P) 2025-5021. (E) 2521-2869
Project of **RAHATULQULOOB RESEARCH ACADEMY,**
Jamiat road, Khiljiabad, near Pak-Turk School, link Spini road, Quetta, Pakistan.
Website: www.rahatulquloob.com
Approved by Higher Education Commission Pakistan
Indexing: » Australian Islamic Library, IRI (AIOU), Tahqeeqat, Asian Research Index, Crossref, Euro pub, MIAR, ISI, SIS.

TOPIC

صحابہ کرام کا باہمی تنازعات میں حدیث رسول ملنے پر طرز عمل

The practice of the Companions in finding Hadith Rasool in mutual disputes

AUTHORS

1. *Dr. Muti ur Rehman, Assistant Professor HOD, Islamic Studies, Islamabad Model College for Boys, G-11/1, Islamabad*
   Email: muti.iiui@gmail.com
   orcid id: https://orcid.org/0000-0002-5287-9948

How to Cite: Dr Mati ur Rehman. 2021. "صحابہ کرام کا باہمی تنازعات میں حدیث رسول ملنے پر طرز عمل: Practice of the Companions in Finding Hadith Rasool in Mutual Disputes". *Rahatulquloob* 5 (1), 13-24.
https://doi.org/10.51411/rahat.5.1.2021/182.

URL: http://rahatulquloob.com/index.php/rahat/article/view/182
Vol. 5, No.1 || January–June 2021 || URDU-P. 13-24
Published online: 04-01-2021

QR. Code

صحابہ کرام کا باہمی تنازعات میں حدیث رسول ملنے پر طرز عمل

The practice of the Companions in finding Hadith Rasool in mutual disputes

مطیع الرحمٰن[1]

ABSTRACT:

Allah Almighty revealed the Qur'an to His chosen Prophet Muhammad (PBUH), who properly explained and elaborated it. Without the required explanations and illustrations given by the Prophet (PBUH), the Qur'an may be misunderstood and misinterpreted by people. The Companions of Prophet (PBUH) knew that all the sayings, deeds, and revelations of Prophet (PBUH) come from Allah Almighty and these are totally religion. They consider it obligatory to follow the Sunnah and communicate what they heard to those who did not hear it. None of the Companions intentionally abandoned the Hadith of the Prophet (PBUH). Particularly they adopt Hadith when they differ in any issue and they didn't hesitate to change their opinions for the Prophetic traditions.

Keywords: Companions, Hadith, disputes, differ, abandone.

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم ﷺ کے ہر قول و فعل کو اپناتے تھے کیونکہ ان کے لیے اسلامی احکامات اور تعلیمات کو جاننے کا بنیادی ذریعہ قرآن مجید کے بعد سنت رسول ہی تھا اور سنت کے بغیر دین کا وجود ہی ناممکن تھا اور چونکہ اللہ تعالی نے اپنے بندوں کو نبی کریم ﷺ کی اتباع کرنے کا پابند بنایا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ﴾[1] حافظ ابن کثیر اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں: "کہ جس کام کے کرنے کو میرے پیغمبر تم سے کہیں تم اسے کرو اور جس کام سے وہ تمہیں روکیں تم اس سے رک جاؤ یقین مانو جس کا وہ حکم کرتے ہیں وہ بھلائی کا کام ہوتا ہے اور جس سے وہ روکتے ہیں وہ برائی کا کام ہوتا ہے[2]" اسی طرح اللہ سبحانہ وتعالی نے نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کرنے سے منع کرتے ہوئے خبردار کیا ہے: ﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾[3] حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں: "ظاہر یا باطن میں جو بھی شریعت محمدیہ کے خلاف کرے اس کے دل میں کفر و نفاق، بدعت و برائی کا بیج بو دیا جاتا ہے یا اسے سخت عذاب ہوتا ہے۔ یا تو دنیا میں قتل قید حد وغیرہ جیسی سزائیں ملتی ہیں یا آخرت میں عذاب اخروی ملے گا"[4]۔ صحابہ میں سے کوئی بھی جان بوجھ کر نبی کریم ﷺ کی حدیث کو ترک نہیں کرتے تھے لیکن بعض آثار صحابہ میں جو سنت رسول سے بظاہر تعارض نظر آتا ہے تو اس کا سبب کوئی نہ کوئی معقول عذر ہوتا ہے، مثلاً کسی صحابی کا سنت رسول سے لاعلم ہونا۔ امام ابن عبد البر فرماتے ہیں: "کیا تم دیکھتے نہیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وسعت علمی اور نبی کریم ﷺ کے ساتھ کثرت ملازمت کے باوجود بعض احادیث مثلاً عورت کا اپنے خاوند کی دیت کی وارثہ ہونا، جنین کی دیت اور حدیث استیذان سے لاعلم ہونا اور اسی طرح سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا دادی کا وراثت میں حصہ دار ہونے کے متعلق حدیث سے لاعلم ہونا، اسی طرح دوسرے کئی صحابہ سے بھی بعض احادیث مخفی ہو سکتی ہیں[5]"۔ یا یہ عذر ہو سکتا ہے کہ صحابہ میں سے کسی کو کوئی حدیث یاد نہ رہے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ایک حدیث بھول گئیں، مسند احمد میں روایت ہے کہ:

عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرٍ بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ بِنَفَقَةٍ وَكِسْوَةٍ، فَقَالَتْ لِلرَّسُولِ: إِنِّي يَا بُنَيَّ ، لَا أَقْبَلُ مِنْ أَحَدٍ شَيْئًا، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ: رُدُّوهُ عَلَيَّ، فَرَدُّوهُ، فَقَالَتْ: إِنِّي ذَكَرْتُ شَيْئًا قَالَهُ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: " يَا عَائِشَةُ، مَنْ أَعْطَاكِ عَطَاءً بِغَيْرِ مَسْأَلَةٍ، فَاقْبَلِيهِ، فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ عَرَضَهُ اللهُ لَكِ[6]۔ مطلب بن حنطب ؒ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ نفقہ اور کپڑے بھجوائے، انہوں نے قاصد سے فرمایا بیٹا! میں کسی کی کوئی چیز قبول نہیں کرتی، جب وہ جانے لگا تو انہوں نے فرمایا کہ اسے واپس بلا کر لاؤ، لوگ اسے بلا لائے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مجھے ایک بات یاد آگئی جو نبی ﷺ نے مجھ سے فرمائی تھی کہ اے عائشہ! جو شخص تمہیں بن مانگے کوئی ہدیہ پیش کرے تو اسے قبول کر لیا کرو، کیونکہ وہ رزق ہے جو اللہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔ اسی طرح کچھ خلفاء رضی اللہ عنہم نے بغرض مصلحت کچھ ایسے انتظامی امور کا اجرا کیا جو بظاہر سنت رسول ﷺ سے متعارض لگتے ہیں جیسے حج تمتع سے منع کرنا اور صرف حج افراد کی اجازت دینا تاکہ زیادہ لوگ بیت اللہ کی زیارت کو آئیں۔

سنن ترمذی میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا حدیث کے مطابق فیصلہ کرنے کا واقعہ درج ہے: جَاءَتِ الجَدَّةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهَا: مَا لَكِ فِي كِتَابِ اللَّهِ شَيْءٌ، وَمَا لَكِ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْءٌ، فَارْجِعِي حَتَّى أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: «حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهَا السُّدُسَ» فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَأَنْفَذَهُ لَهَا أَبُو بَكْرٍ[7] قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک دادی یا نانی میراث سے اپنا حصہ پوچھنے آئی، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تمہارے لیے اللہ کی کتاب (قرآن) میں کچھ نہیں ہے اور تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی کچھ نہیں ہے، تم لوٹ جاؤ یہاں تک کہ میں لوگوں سے اس بارے میں پوچھ لوں، انہوں نے لوگوں سے اس بارے میں پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، آپ نے دادی یا نانی کو چھٹا حصہ دیا، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: تمہارے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اسی طرح کی بات کہی جیسی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہی تھی۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کے لیے حکم جاری کر دیا۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب ابو بکر صدیق ؓ کو اسامہ کے لشکر کو روانگی سے روک دینے کا مشورہ دیا تاکہ اس فوج کی مدد سے مرتدین کا مقابلہ کیا جائے اوران کا قلع قمع کر دیا جائے۔ یہ سن کر آپ نے جوش غضب میں تڑپ کر فرمایا: والذي نفس أبي بكر بيده، لو ظننت أن السباع تخطفني لأنفذت بعث أسامة كما أمر به رسول الله ﷺ ولو لم يبق في القرى غيري لأنفذنه[8] کہ خدا کی قسم! مجھے پرندے اچک لے جائیں یہ مجھے گوارا ہے لیکن میں اس فوج کو روانگی سے روک دوں جس کو حضور اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک سے روانہ فرمایا تھا۔ چنانچہ آپ نے صحابہ کرام کے منع کرنے کے باوجود اس لشکر کو روانہ کر دیا۔

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ، مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ، وَفَدَكٍ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، قَالَ: «لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ»، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي

كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ[9]، سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کو رسول اللہ ﷺ کے ان مالوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے آپ ﷺ کو مدینہ اور فدک میں اور جو کچھ بچتا تھا خیبر کے خمس میں سے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" : ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور محمد ﷺ کی اولاد اسی مال میں سے کھائے گی۔ "اور میں تو قسم اللہ کی رسول اللہ ﷺ کے صدقے کو کچھ نہیں بدلوں گا اس حال سے جیسے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں تھا اور میں اس میں وہی کام کروں گا جو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے۔

"حضرت محمد بن باقر سے روایت ہے : أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ذَكَرَ الْمَجُوسَ فَقَالَ: مَا أَدْرِي كَيْفَ أَصْنَعُ فِي أَمْرِهِمْ؟ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ[10] حضرت عمر رضی اللہ عنہ بن خطاب نے مجوس کا ذکر کیا اور فرمایا کہ میں ان (سے جزیہ حاصل کرنے) کے بارے میں نہیں جانتا کہ کیا کروں تو عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "ان سے وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سے برتتے ہو"۔ چنانچہ سیدنا عمر فاروق نے اس حدیث کے مطابق فارسی مجوسیوں سے جزیہ لیا۔

اسلم کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا: فِيمَ الرَّمَلَانُ الْيَوْمَ وَالْكَشْفُ عَنِ الْمَنَاكِبِ وَقَدْ أَطَّأَ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَنَفَى الْكُفْرَ وَأَهْلَهُ مَعَ ذَلِكَ لَا نَدَعُ شَيْئًا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، اب (طواف میں) رمل اور مونڈھے کھولنے کی کیا ضرورت ہے؟ اب تو اللہ نے اسلام کو مضبوط کر دیا ہے اور کفر اور اہل کفر کا خاتمہ کر دیا ہے، اس کے باوجود ہم ان باتوں کو نہیں چھوڑیں گے جو رسول اللہ ﷺ کے وقت میں کیا کرتے تھے[11]۔ گویا شریعت کی جس بات کی علت و حکمت سمجھ میں نہیں آرہی اس پر بھی اس وجہ سے عمل کرنا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ کی سنت ہے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس (ماں کے پیٹ میں پلنے والے بچہ کی دیت کے) بارے میں نبی اکرم ﷺ کے فیصلے کے متعلق پوچھا تو حمل بن مالک بن نابغہ کھڑے ہوئے، اور بولے: كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا، وَجَنِينَهَا، «فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ» میں دونوں عورتوں کے بیچ میں تھا، ان میں سے ایک نے دوسری کو لکڑی سے مارا تو وہ مر گئی اور اس کا جنین بھی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے جنین کے سلسلے میں ایک غلام یا لونڈی کی دیت کا، اور قاتلہ کو قتل کر دیئے جانے کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں: فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ لَمْ أَسْمَعْ بِهَذَا لَقَضَيْنَا بِغَيْرِ هَذَا، اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ اکبر! اگر ہم یہ حکم نہ سنے ہوتے تو اس کے خلاف فیصلہ دیتے[12]۔

"حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی تو آپ ﷺ کی بیویوں نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمان کو ابو بکر کے پاس بھیجیں اور اپنے ورثہ کا مطالبہ کریں تو اس وقت میں (عائشہؓ) نے اُن کو کہا: کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے: ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں۔ ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے[13]"۔

فریعہ بنت مالک بن سنان جو ابو سعید خدری کی بہن تھیں بیان کرتی ہیں کہ وہ رسول کریم ﷺ سے یہ دریافت کرنے کیلئے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ کیا میں اپنے خاندان بنی خدرہ میں اپنے گھر والوں کے ہاں چلی جاؤں؟ کیونکہ میرا خاوند اپنے مفرور غلاموں کے تعاقب میں نکلا تھا اور قدوم مقام پر اس نے ان کو جالیا مگر ان غلاموں نے اسے قتل کر دیا۔ فریعہ کہتی ہیں یہ بیان کر کے میں نے حضور ﷺ سے استفسار کیا کہ کیا میں اپنے گھر والوں کے پاس چلی جاؤں کیونکہ میرے خاوند نے میرے لئے کوئی رہائش کی جگہ نہیں چھوڑی جو اس کی اپنی ملکیت ہو اور نہ ہی کوئی نفقہ چھوڑا ہے؟ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا ہاں چلی جاؤ۔ پس میں واپس مڑی اور ابھی حجرے تک ہی آئی تھی (یا کہا کہ شاید ابھی مسجد میں ہی تھی) کہ حضور نے مجھے واپس بلا لیا (یا کہا کہ مجھے بلانے کا حکم دیا) اور فرمایا تونے ابھی کیا کہا ہے؟ اس پر میں نے وہ پورا واقعہ دوبارہ بیان کیا۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا امكثي في بيتك، حتى يبلغ الكتاب اجله ". قالت: فاعتددت فيه اربعة اشهر وعشرا، قالت: فلما كان عثمان ارسل إلي فسالني عن ذلك، فاخبرته، فاتبعه، وقضى به تم اپنے اسی گھر میں مقررہ عدت تک ٹھہری رہو۔ فریعہ کہتی ہیں تب میں نے چار ماہ دس دن کی عدت اسی گھر میں گزاری۔ اور پھر جب حضرت عثمانؓ کا زمانہ خلافت آیا تو آپ نے مجھ سے یہ واقعہ پچھوا بھیجا، چنانچہ میں نے یہ سارا واقعہ آپؓ کو بتایا تو آپ نے اس کے مطابق فیصلہ فرمایا[14]۔

رفاعة بن رافع کہتے ہیں کہ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جب ان سے یہ کہا گیا کہ زید بن ثابت یہ فتوی دیتے ہیں کہ جماع میں جب تک انزال نہ ہو غسل واجب نہیں ہوتا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں بلا بھیجا اور جلیل القدر صحابہ کو مشورہ کے لئے طلب کیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ ازواج مطہرات (یعنی امہات المؤمنین) سے اس مسئلہ میں رجوع کیا جائے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رجوع کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب ختان ختان سے تجاوز کر جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے انزال ضروری نہیں ہے۔ چنانچہ اسی کے مطابق فیصلہ کر دیا گیا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لَا يَبْلُغُنِي أَنَّ أَحَدًا فَعَلَهُ، وَلَا يَغْتَسِلُ، إِلَّا أَنْهَكْتُهُ عُقُوبَةً کہ اگر اس کے خلاف میں نے کسی سے کچھ سنا تو اسے لوگوں کے لئے عبرت بنا دوں گا[15]۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: ان سے ایک آدمی کے متعلق پوچھا گیا، جس نے ایک خاتون سے شادی کی لیکن حق مہر مقرر نہیں کیا، اور نہ ہی ہم بستری کی اِس سے پہلے ہی وہ فوت ہو گیا، تو آپ نے کہا: "اُس خاتون کو مثل حق مہر ملے گا، نہ کم نہ زیادہ، عدت گزارنی ہو گی، اور اسے وراثت بھی ملے گی" یہ سن کر معقل بن سنان الاشجعی نے کھڑے ہو کر کہا: "قضى رسول الله ﷺ في بروع بنت واشق امراة منا مثل الذي قضيت ". ففرح بها ابن مسعود، رسول اللہ ﷺ نے آپ کے اس فیصلے کے عین مطابق ہماری ایک خاتون بروع بنتِ واشق کے متعلق فیصلہ دیا تھا" یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے[16]" عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ قباء میں فجر کی نماز پڑھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک آنے والا آیا۔ اس نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ پر کل وحی نازل ہوئی ہے اور انہیں کعبہ کی طرف (نماز میں) منہ کرنے کا حکم ہو گیا ہے۔ چنانچہ ان لوگوں نے بھی کعبہ کی جانب منہ کر لیے جب کہ اس وقت وہ شام کی جانب منہ کئے ہوئے تھے، اس لیے وہ سب کعبہ کی جانب گھوم گئے[17]۔ علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم کو (جو عبد اللہ بن سبا کی متبع تھی اور علی رضی اللہ عنہ کو اپنا رب کہتی تھی) جلا دیا تھا۔ جب یہ خبر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو ملی تو آپ نے کہا: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لاَ تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللَّهِ»، وَلَقَتَلْتُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ بَدَّلَ

دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ»[18] کہ اگر میں ہوتا تو کبھی انہیں نہ جلاتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ کے عذاب کی سزا کسی کو نہ دو' البتہ میں انہیں قتل ضرور کرتا کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنا دین تبدیل کر دے اسے قتل کر دو۔ سنن ترمذی میں مزید یہ الفاظ ہیں: فَبَلَغَ ذَلِكَ عَلِيًّا، فَقَالَ: صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ[19]، پھر اس بات کی خبر علی رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے کہا: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے سچ کہا۔

ابو صالح زیات کہتے ہیں کہ انہوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ «الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ»، فَقُلْتُ لَهُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لاَ يَقُولُهُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَأَلْتُهُ فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: كُلَّ ذَلِكَ لاَ أَقُولُ، وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «لاَ رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ»[20]۔ یعنی دینار، دینار کے بدلے میں اور درہم، درہم کے بدلے میں) بیچا جا سکتا ہے (اس پر میں نے ان سے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس کی اجازت نہیں دیتے۔ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کے متعلق پوچھا کہ آپ نے یہ نبی کریم ﷺ سے سنا تھا یا کتاب اللہ میں آپ نے اسے پایا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ان میں سے کسی بات کا میں دعویدار نہیں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ) کی احادیث (کو آپ لوگ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔ البتہ مجھے اسامہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا(مذکورہ صورتوں میں)سود صرف ادھار کی صورت میں ہوتا ہے۔ سیدنا ابن عباس نے بھی اپنے موقف کو حدیث ملتے ہی تبدیل کر دیا بلکہ امام حاکمؒ نے المستدرک الحاکم میں یہاں تک حدیث کا اضافہ کیا ہے کہ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: جَزَاكَ اللَّهُ يَا أَبَا سَعِيدٍ الْجَنَّةَ، فَإِنَّكَ ذَكَّرْتَنِي أَمْرًا كُنْتُ نَسِيتُهُ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ. فَكَانَ يَنْهَى عَنْهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَشَدَّ النَّهْيِ[21] جب ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث (ابن عباس رضی اللہ عنہما) تک پہنچی تو آپ نے ابو سعید سے کہا اللہ تعالی آپ کو جزاء دے آپ نے مجھے وہ بات یاد کروادی جو مجھے یاد نہ تھی میں اللہ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں، اور اس کے بعد (اپنے سابقہ موقف سے) سختی سے روکتے۔

امام حازمی نے نقل فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: كَانَ ذَلِكَ بِرَأْيِي وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيّ يُحَدِّثُنِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَرَكْتُ رَأْيِي إِلَى حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ[22]، ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ (نقد از نقد سودے پر سود نہیں ہوتا جب ایک جنس ہو) یہ میری رائے تھی اور ابو سعید نے ہمیں حدیث رسول ﷺ بیان فرمائی ہے اور میں اپنی رائے کو ترک کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے لیے۔'' امام عبد الرزاقؒ نے زیادؒ کا قول نقل کیا ہے جو ابن عباس کے غلام تھے۔ آپ نے فرمایا: ''فرجع عن الصرف قبل ان یموت بسبعین یوماً''[23] ان احادیث اور اقتباسات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث کے مطابق اپنے موقف کو تبدیل کیا اور فوراً حدیث کی طرف رجوع۔ کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے کہ قرآن کی صحیح منشاء اور تعبیر حدیث رسول ﷺ میں ہی ہے۔ حازمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا اس سے رجوع اور استغفار نقل کیا ہے جب انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے سے اس بیع کی حرمت میں فرمان رسالت سنا تو افسوس کے طور پر کہا کہ آپ لوگوں نے فرمان رسالت یاد رکھا، لیکن افسوس کہ میں یاد نہ رکھ سکا۔ اور بروایت حازمی انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں نے جو کہا تھا وہ صرف میری رائے تھے، اور میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے حدیث نبوی سن کر اپنی رائے کو چھوڑ دیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے أَنَّهُ طَافَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بِالْبَيْتِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَ تَسْتَلِمُ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنْ الْبَيْتِ مَهْجُورًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَقَدْ

كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ صَدَقْتَ کہ ایک مرتبہ وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ خانہ کعبہ کے تمام کونوں کا استلام کرنے لگے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا کہ آپ ان دو کونوں کا استلام کیوں کر رہے ہیں جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا استلام نہیں کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ بیت اللہ کے کسی حصے کو ترک نہیں کیا جا سکتا، اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی {لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ} کہ تمہارے لئے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں بہترین نمونہ موجود ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے سچ کہا[24]۔ قیس بن ابی حازم نے بیان کیا: دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ، نَعُودُهُ، وَقَدْ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ، فَقَالَ: «إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصَبْنَا مَا لاَ نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلاَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ»[25] کہ ہم خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے یہاں ان کی عیادت کو گئے انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگوائے تھے پھر انہوں نے کہا کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں اس کی دعا کرتا۔ سعید مقبری کہتے ہیں کہ ان کے والد نے کہا کہ ہم ایک جنازہ میں شریک تھے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور یہ دونوں صاحب جنازہ رکھے جانے سے پہلے بیٹھ گئے۔ اتنے میں ابو سعید رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور مروان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: قُمْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا «أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ» فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ صَدَقَ[26] کہ اٹھو! اللہ کی قسم! یہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) جانتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔

شقیق کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا، حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے پاس جو موجود تھا وہی اس کے سامنے پیش کر دیا اور فرمایا: لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَانَا أَوْ لَوْلَا أَنَّا نُهِينَا أَنْ يَتَكَلَّفَ أَحَدُنَا لِصَاحِبِهِ لَتَكَلَّفْنَا لَكَ[27] کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں تکلف برتنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں تمہارے لئے تکلف کرتا۔ اور تکلف سے ممانعت کی حدیث صحیح بخاری میں ہے انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ: «نُهِينَا عَنِ التَّكَلُّفِ»[28] کہ ہم عمر رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا: کہ ہمیں تکلف اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

جنادہ بن ابی امیہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت بسر بن ارطاۃ کے ساتھ سمندر میں سفر کر رہے تھے کہ تو ایک چور جس کا نام "مصدر" تھا اور اونٹ چوری کیا تھا لایا گیا تو حضرت بسر نے فرمایا: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: لَا تُقْطَعُ الْأَيْدِي فِي السَّفَرِ، وَلَوْلَا ذَلِكَ لَقَطَعْتُهُ[29] کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ سفر کے دوران چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو میں اس کا ہاتھ ضرور کاٹتا۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا سے کہا: تم مجھ سے اپنا واقعہ بیان کرو، انہوں نے کہا: میں نے اپنے شوہر سے خلع کرا لیا، پھر میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر پوچھا: مجھ پر کتنی عدت ہے؟ انہوں نے کہا: «لَا عِدَّةَ عَلَيْكِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ حَدِيثَ عَهْدٍ بِكِ، فَتَمْكُثِينَ عِنْدَهُ حَتَّى تَحِيضِينَ حَيْضَةً»، قَالَتْ: «وَإِنَّمَا تَبِعَ فِي ذَلِكَ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ، وَكَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ، فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ»[30] تم پر کوئی عدت نہیں مگر یہ کہ تمہارے شوہر نے حال ہی میں تم سے صحبت کی ہو تو تم اس کے پاس رکی رہو یہاں تک کہ تمہیں ایک حیض آ جائے، ربیع رضی اللہ عنہا نے کہا: عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کی پیروی کی، جو آپ نے بنی مغالیہ کی خاتون مریم رضی اللہ عنہا کے سلسلے میں کیا تھا، جو ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں اور ان سے خلع کر لیا تھا۔

سعید بن مسیب نے بیان کیا مَرَّ عُمَرُ فِي المَسْجِدِ وَحَسَّانُ يُنْشِدُ فَقَالَ: كُنْتُ أُنْشِدُ فِيهِ، وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ التَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ: أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «أَجِبْ عَنِّي، اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ القُدُسِ؟» قَالَ: نَعَمْ[31]، کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف لائے تو حسان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس وقت یہاں شعر پڑھا کرتا تھا جب آپ سے بہتر شخص (آپ ﷺ) یہاں تشریف رکھتے تھے۔ پھر حسان رضی اللہ عنہ، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہو کیا رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے تم نے نہیں سنا تھا کہ اے حسان !(کفار مکہ کو) میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ حسان کی مدد کر۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں بیشک (میں نے سنا تھا)۔ سنن ابوداود میں اضافہ ہے «فَخَشِيَ أَنْ يَرْمِيَهُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجَازَهُ» عمر رضی اللہ عنہ ڈرے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی اجازت کو بطور دلیل پیش نہ کردیں چنانچہ انہوں نے انہیں (مسجد میں شعر پڑھنے کی) اجازت دے دی[32]۔

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے: «مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ» قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ[33] جس نے رات دن میں بارہ رکعت پڑھیں اس کے لئے ایک گھر جنت میں بنایا جائے گا۔ سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب سے میں نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ان رکعتوں کو نہیں چھوڑا۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے، اسی دوران ایک شخص نے کہا: اللہ أكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة وأصيلا۔ رسول اللہ ﷺ نے) سنا تو (پوچھا": ایسا ایسا کس نے کہا ہے؟ "لوگوں میں سے ایک شخص نے کہا: میں نے کہا ہے، اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا" : میں اس کلمے کو سن کر حیرت میں پڑ گیا، اس کلمے کیلئے آسمان کے دروازے کھولے گئے"۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ[34]. جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے میں نے ان کا پڑھنا کبھی نہیں چھوڑا ہے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: «مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ، إِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ: «مَا مَرَّتْ عَلَيَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ذَلِكَ، إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي»[35] کسی مسلمان شخص کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کی تین راتیں بھی ایسی گزریں کہ اس کے اس کی لکھی ہوئی وصیت موجود نہ ہو"۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے اس وقت سے ہمیشہ میری وصیت میرے پاس رہتی ہے۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ»، قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا»، وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ، فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ»[36]، تین باتوں کی وجہ سے جنہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، میں بنو تمیم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا کہ یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہوں گے۔ انہوں نے بیان کیا کہ) ایک مرتبہ (بنو تمیم کے یہاں سے زکوٰۃ) وصول ہو کر آئی (تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے۔ بنو تمیم کی ایک عورت قید ہو کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے آزاد کر دے کہ یہ اسماعیل علیہ

السلام کی اولاد میں سے ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا: «إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ» قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم، ذَاكِرًا وَلاَ آثِرًا[37]، کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ دادوں کی قسم کھانے سے منع کیا ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا واللہ! پھر میں نے ان کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ممانعت سننے کے بعد کبھی قسم نہیں کھائی نہ اپنی طرف سے غیر اللہ کی قسم کھائی نہ کسی دوسرے کی زبان سے نقل کی۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَتَى مَوْلًى لَهُ خَيَّاطًا: «فَأُتِيَ بِدُبَّاءٍ، فَجَعَلَ يَأْكُلُهُ»، فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّهُ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْكُلُهُ[38] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے، پھر آپ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا اور آپ اسے (رغبت کے ساتھ) کھانے لگے۔ اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں کیونکہ میں نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں: مَا تَرَكْتُ اسْتِلاَمَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلاَ رَخَاءٍ، مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَسْتَلِمُهُمَا[39] جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں رکن یمانی کو چومتے ہوئے دیکھا میں نے بھی اس کے چومنے کو خواہ سخت حالات ہوں یا نرم نہیں چھوڑا۔

ابو الجوزاء کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کمی بیشی کے ساتھ لیکن نقد سونے چاندی کی بیع کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ دو کے بدلے میں ایک یا کمی بیشی کے ساتھ نقد ہو تو کوئی حرج نہیں، کچھ عرصے کے بعد مجھے دوبارہ حج کی سعادت نصیب ہوئی، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس وقت تک حیات تھے، میں نے ان سے دوبارہ وہی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نقد کے ساتھ دونوں کا وزن بھی برابر ہو، میں نے ان سے عرض کیا کہ پہلے تو آپ نے مجھے یہ فتویٰ دیا تھا کہ ایک کے بدلے دو بھی جائز ہے اور میں تو اس وقت سے لوگوں کو بھی یہی مسئلہ بتارہا ہوں، تو انہوں نے فرمایا إِنَّ ذَلِكَ كَانَ عَنْ رَأْيِي وَهَذَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَرَكْتُ رَأْيِي إِلَى حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم[40] کہ یہ میری رائے تھی، بعد میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی تو میں نے حدیث کے سامنے اپنی رائے کو ترک کر دیا۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: يَقُولُ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ، وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتَّى قَالَ لَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «أَنْ أُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ، مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا» فَرَجَعَ عُمَرُ کہ ابتداء میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے یہ تھی کہ عورت اپنے شوہر کی دیت میں کچھ حصہ نہ پائے گی۔ یہاں تک ضحاک بن سفیان نے ان سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تحریر فرمایا تھا کہ میں اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں وارث بناؤں۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع فرمالیا[41]۔

انس بن سیرین کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ شام سے جب (حجاج کی خلیفہ سے شکایت کرکے) واپس ہوئے تو ہم ان سے عین التمر میں

ملے۔ میں نے دیکھا کہ آپ گدھے پر سوار ہو کر نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کا منہ قبلہ سے بائیں طرف تھا۔ اس پر میں نے کہا کہ میں نے آپ کو قبلہ کے سوا دوسری طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: لَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھتا تو میں بھی نہ کرتا[42]۔

ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب ان کے والد کی وفات کی خبر پہنچی تو انہوں نے خوشبو منگوائی اور اپنے دونوں بازوؤں پر لگائی پھر کہا: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ، لَوْلاَ أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَاليَوْمِ الآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاَثٍ، إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا»[43] کہ مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو وہ کسی میت کا تین دن سے زیادہ سوگ نہ منائے سوائے شوہر کے کہ اس کے لیے چار مہینے دس دن ہیں۔

تمیم بن طرفہ سے روایت ہے، ایک فقیر عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے پاس ان سے غلام کی قیمت کا یا کوئی حصہ اس کی قیمت کا مانگنے آیا، عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے مگر میری زرہ اور خود، تو میں اپنے گھر والوں کو لکھتا ہوں تجھے دینے کے لیے، وہ اس پر راضی نہ ہوا۔ سیدنا عدی رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور کہا: اللہ کی قسم میں تجھے کچھ نہیں دوں گا۔ پھر وہ شخص راضی ہو گیا۔ عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: أَمَا وَاللهِ لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ، ثُمَّ رَأَى أَتْقَى لِلَّهِ مِنْهَا، فَلْيَأْتِ التَّقْوَى» مَا حَنَّثْتُ يَمِينِي [44] اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے "جو شخص قسم کھائے پھر دوسری بات اس سے بڑھ کر پرہیز گاری کی سمجھے تو وہ بات کرے۔ "تو میں اپنی قسم نہ توڑتا (اور تجھے کچھ نہ دیتا)۔

مجاہد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے تلوار کے وار کر کے اپنے بیٹے کو مار ڈالا، اسے پکڑ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، انہوں نے فرمایا: لولا أني سمعت رسول الله ﷺ يقول: "لا يقاد الوالد من ولده"، لقتلتك قبل أن تبرح[45] کہ میں نے اگر جناب رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ والد سے اولاد کا قصاص نہیں لیا جائے گا تو میں تجھے بھی قتل کر دیتا اور تو یہاں سے اٹھنے بھی نہ پاتا۔ عبدالرحمن بن ابی لیلی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دیہات کی طرف نکلا انہوں نے پانی منگوایا تو ایک کسان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وہ برتن اس کے منہ پر دے مارا ہم نے ایک دوسرے کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا کیونکہ اگر ہم ان سے پوچھتے تو وہ کبھی اس کے متعلق ہم سے بیان نہ کرتے چنانچہ ہم خاموش رہے کچھ دیر بعد انہوں نے خود ہی فرمایا: إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ هَذَا إِلَّا أَنِّي قَدْ نَهَيْتُهُ فَلَمْ يَنْتَهِ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْنِي نَهَانِي عَنْ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَقَالَ هِيَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِي الْآخِرَةِ[46] کیا تم جانتے ہو کہ میں نے یہ برتن اس کے چہرے پر کیوں مارا؟ ہم نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا کہ میں نے اسے پہلے بھی منع کیا تھا (لیکن یہ باز نہیں آیا) پھر انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کے برتن میں کچھ نہ پیا کرو اور ریشم و دیبا مت پہنا کرو کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے ہیں۔

خلاصہ:

ان واقعات سے واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ کرام کے سامنے جب بھی نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث آتی تو وہ اپنے موقف

سے فورا رجوع کرلیتے کیونکہ صحابہ کا موقف صحیح حدیث ہوا کرتا ہے۔ صحابہ میں سے کوئی بھی جان بوجھ کر نبی کریم ﷺ کی حدیث کو ترک نہیں کرتا تھا یہ لوگ حدیث کے مقابلے میں قیاس یا ایک حدیث کے مقابلے میں کسی دوسرے صحابی یا شخص کی بات کو قبول نہیں کرتے تھے بلکہ حدیث ملنے پر تمام قیاسات کو ترک کرکے حدیث کو قبول فرماتے اور اس کے مطابق عمل کرتے۔ باہم اختلاف کی صورت میں ان کے لئے قول فیصل نبی کریم ﷺ کا ارشاد یا عمل ہی ہوا کرتا تھا۔

حوالہ جات

1 -سورہ حشر آیت:7

2 -ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیر، مترجم مولنا محمد جوناگڑھی، تفسیر ابن کثیر حدیبیہ پبلیکیشنز لاہور 5/313

3 -سورہ نور، آیت:63

4 -تفسیر ابن کثیر 3/567

5 -ابن عبد البر، يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر النمري القرطبي المالكي أبو عمر، فتح البر في الترتيب الفقهي لتمهيد ابن عبد البر ومعه فتح المجيد في اختصار تخريج أحاديث التمهيد، مجموعة التحف النفائس الدولية-الرياض 336/9

6 -الإمام أحمد، أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني، مسند، المحقق: شعيب الأرنؤوط، مسند عائشة رضي الله عنها ح24480، مؤسسة الرسالة

7 -امام ترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی، سنن ترمذی، ح4، 2101/420 الناشر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي-مصر155

8 -تاریخ طبری 3/225

9 -صحیح مسلم ، كِتَابُ الْجِهَادِ وَالسِّيَرِ، باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ. ح4580

10 -الإمام مالك، بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني، موطأ الإمام مالك، كِتَابُ الزَّكَاةِ، بَابُ جِزْيَةِ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمَجُوسِ ح42، 1/278، دار إحياء التراث العربي، بيروت-لبنان

11 -ابو داود، سنن، كِتَاب الْمَنَاسِكِ، بَابٌ فِي الرَّمَلِ، 2/178 ح:1887 المكتبة العصرية، صيدا-بيروت

12 -سنن ابو داود، كِتَاب الدِّيَاتِ، بَابُ دِيَةِ الْجَنِينِ ح4572، 4/191

13 -صحیح بخاری، كِتَابُ الفَرَائِضِ، بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «لاَ نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ» ۔ح:6730

14 -سنن الترمذی، أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ، بَابُ مَا جَاءَ أَيْنَ تَعْتَدُّ المُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا؟ ح1204

15 -امام احمد، مسند احمد، مسند انصار، ح3521096/23 مؤسسة الرسالة

16 -سنن ترمذی، أَبْوَابُ النِّكَاحِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ المَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا، ح:1145

17 -صحیح بخاری، كِتَابُ الصَّلاَةِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي القِبْلَةِ، وَمَنْ لَمْ يَرَ الإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا، فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ القِبْلَةِ ح403

18 -صحیح بخاری، كِتَابُ الجِهَادِ وَالسِّيَرِ، بَابٌ: لاَ يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللهِ ح3017

19 -سنن الترمذی، أَبْوَابُ الْحُدُودِ، بَابُ مَا جَاءَ فِي المُرْتَدِّ، ح1458

20 -صحیح البخاری، كِتَابُ البُيُوعِ، بَابُ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً ح2178

21 -الحاکم، أبو عبد الله، المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ-بیروت، ح2282، 2/49
22 -الشوکاني، محمد بن علي، نیل الاوطار، دار الحدیث، مصر 5/228
23 -عبد الرزاق، أبو بکر بن همام، المصنف المکتب الإسلامي-بیروت، رقم ۱۴۵۴۸
24 -مسند احمد، ح1877
25 - صحیح البخاری، کِتَابُ المَرْضَی، بَابُ تَمَنِّي المَرِيضِ المَوْتَ ح5672
26 - صحیح البخاری، کِتَابُ الجَنَائِزِ، بَابٌ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ؟ح1309
27 -مسند احمد، ح23733
28 - صحیح البخاری، کِتَابُ الِاعْتِصَامِ بِالكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَتَكَلُّفِ مَا لاَ يَعْنِيهِ ح7293
29 -سنن أبي داود، کِتَاب الْحُدُودِ، بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْرِقُ فِي الْغَزْوِ أَيُقْطَعُ؟ح4408
30 -سنن ابن ماجہ کِتَابُ الطَّلَاقِ، بَابُ عِدَّةِ الْمُخْتَلِعَةِ ح2058
31 - صحیح البخاري، کِتَابُ بَدْءِ الخَلْقِ، بَابُ ذِكْرِ المَلاَئِكَةِ ح3212
32 -سنن ابو داود، کِتَاب الْأَدَبِ بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّعْرِ ح5014
33 - صحیح مسلم، کِتَابُ صَلَاةِ الْمُسَافِرِينَ وَقَصْرِهَا، بَابُ فَضْلِ السُّنَنِ الرَّاتِبَةِ قَبْلَ الْفَرَائِضِ وَبَعْدَهُنَّ، وَبَيَانِ عَدَدِهِنَّ ح728
34 -سنن الترمذی، أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ، بَابُ دُعَاءِ أُمِّ سَلَمَةَ ح3592
35 -سنن النسائي، کِتَابُ الْوَصَايَا، باب الْكَرَاهِيَةُ فِي تَأْخِيرِ الْوَصِيَّةِ ح3648
36 - صحیح البخاري، کِتَابُ العِتْقِ، بَابُ مَنْ مَلَكَ مِنَ العَرَبِ رَقِيقًا، فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدَى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ ح2543
37 - صحیح البخاري، کِتَابُ الأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ، بَابُ لاَ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ ح6647
38 - صحیح البخاري، کِتَابُ الأَطْعِمَةِ، بَابُ الدُّبَّاءِ ح5433
39 - صحیح البخاري، کِتَابُ الحَجِّ بَابُ الرَّمَلِ فِي الحَجِّ وَالعُمْرَةِ ح1606
40 -مسند احمد، مسند ابي سعيد الخدری رضی اللہ عنہ، ح493
41 -سنن ابی داود، کِتَاب الْفَرَائِضِ بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا ح2927
42 - صحیح البخاري، أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلاَةِ بَابُ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الحِمَارِ ح1100
43 - صحیح البخاري، کِتَابُ الطَّلاَقِ، بَابُ {وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا}[البقرة:234]-إِلَى قَوْلِهِ -{بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ}[البقرة:234]ح5345
44 - صحیح مسلم، کِتَابُ الْأَيْمَانِ، بَابُ نَدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِينًا فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، أَنْ يَأْتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَيُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِهِ ح4275
45 -مسند احمد، مسند عمر بن الخطاب رضي الله عنه، ح98
46 -مسند احمد، مسند حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، ح3342